مستدرک حاکم کی شیعی روایات

ایک مختصر جائزہ

ابو شہریار

۲۰۲۲

www.islamic-belief.net

فہرست

ایک ہی شجرہ نسب 4

علی نے دوسرے دن ہی اسلام قبول کیا 5

میرا نسب قیامت کے دن بھی ہوگا 6

دنیا وآخرت میں بھائی ہو 8

تم مجھ سے ہو 10

تمام دروازے بند کر دیے جائیں 12

علی سردار ہیں 13

علی کو دیکھنا عبادت ہے 14

علی باب علم ہیں 15

بھنا ہوا پرندہ اور علی 17

قرآن علی کے ساتھ ہے 19

نبی کی جوتی سینے والا 20

مجھے ہے حکم قتال 21

جو ان سے جنگ کرے 22

جو علی سے جدا ہوا 23

اللہ ان سے رجس دور کرے 24

علی سے محبت رکھے 31

علی سے بغض رکھنا نفاق ہے 32

ایک ہی شجرہ نسب

أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ حَاتِمٍ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ، النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ» ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ تُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ) «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

2949 - لا والله هارون هالك – نہیں اللہ کی قسم هَارُونُ بْنُ حَاتِمٍ تو ہلاک کرنے والا راوی ہے

جابر ابن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب تھے اور فرما رہے تھے کہ سب لوگ سلسلہ ہائے مختلف (مختلف اشجار) سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن میں اور تو (علی) ایک ہی سلسلہ (شجرئہ طیبہ) سے خلق کئے گئے ہیں اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ثُمَّ قَرَأَ النَّبِی وَجَنّٰتٌ مِنْ اَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِیْلٌ صِنْوٰانٌ وَغَیْرُ صِنْوٰانٍ یُسْقٰی بِمٰاءٍ وٰاحِدٍ ۔ (سورہ رعد:آیت:13)

اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت ایک ہی جڑ میں سے کئی اُگے ہوئے اور علیحدہ علیحدہ اُگے ہوئے کہ یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

2939 - هارون تركه أبو زرعة

سند میں ہارون بن حاتم ہے

ونقل ابن حجر في «اللسان» عن الدارقطني أنه قال: إنه ضعيف وعن النسائي أنه قال: ليس بثقة

ابن حجر نے دارقطنی سے نقل کیا کہ یہ ضعیف ہے اور امام نسائی نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے

امام الذھبی نے وضاحت کی کہ هَارُونُ بْنُ حَاتِمٍ سخت مجروح ہے ، ہلاک کرنے والا ہے

علی نے دوسرے دن ہی اسلام قبول کیا

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَحْمَسِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَيْهَسٍ الْمُلَائِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «نُبِّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث برسالت ہوئے اور علی نے منگل کے دن اسلام قبول کیا

سند میں عبد الرحمن بن بیهس الملائي ہے جو مجہول ہے

مستدرک کے راویوں پر كتاب رجال الحاكم في المستدرك مرتب کرنے والے مُقْبلُ بنُ هَادِي کہتے ہیں

لم أجده اس کا ترجمہ نہیں ملا

میرا نسب قیامت کے دن بھی ہو گا

قرآن میں موجود ہے کہ محشر میں تمام حسب و نسب ختم ہو گا – کوئی کسی کی عترت یا خاندانی تعلق کی بنیاد پر مدد نہ کر سکے گا

صحیح بخاری حدیث نمبر: 4771   کتاب: قرآن پاک کی تفسیر کے بیان میں ، باب: آیت ((وانذر عشیرتک الاقربین الایۃ)) کی تفسیر   میں حدیث موجود ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی ، ان سے زہری نے بیان کیا ، کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ، جب آیت ” اوراپنے خاندان کے قرابت داروں کو ڈرا “ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صفا پہاڑی پر کھڑے ہوکر) آواز دی کہ اے جماعت قریش ! یا

اسی طرح کا اور کوئی کلمہ آپ نے فرمایا اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ (اگر تم شرک وکفر سے باز نہ آئے تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا ۔ اے بنی عبد مناف ! اللہ کے ہاں میں تمہارے لئے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا ۔ اے عباس بن عبدالمطلب ! اللہ کی بارگاہ میں میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکوں گا ۔ اے صفیہ ، رسول اللہ کی پھوپھی ! میں اللہ کے یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا ۔ اے فاطمہ ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے لے لو لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا ۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب سے ، انہوں نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے کی ہے ۔

لیکن مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، الْعِدْلَانِ، قَالَا: ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُمَّ كُلْثُومٍ، فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي أَرْصُدُهَا لِابْنِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا فَوَاللَّهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصُدُهُ، فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ، فَأَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ: أَلَا تُهَنُّونَنِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبٌ وَسَبَبٌ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 4684 – منقطع

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ ہر نسب روز محشر ختم ہو جائے گا سوائے میرے نسب کے و نسبت کے پس

میں عمر نے پسند کیا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رشتہ داری ہو

امام الذھبی نے اس کو منقطع روایت قرار دیا ہے

دنیا و آخرت میں بھائی ہو

علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے جس طرح جعفر رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے البتہ بعض متروک راویوں نے بیان کیا کہ علی آخرت میں بھی بھائی ہوں گے – جبکہ آخرت میں محشر میں کوئی رشتہ داری نہ ہو گی

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

عَنْ اِبْنِ عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍ: اَنْتَ أَخِيْ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَۃِ۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے علی سے فرمایا کہ یا علی ! تم اس دنیا میں اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو[1]۔

---

[1] اسی طرق سے سنن ترمذی میں ہے

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى القَطَّانُ البَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

سند میں حکیم بن جبیر الکوفی الأسدی متروک ہے - قال النسائي: ليس بالقوى. وقال الدارقطني: متروك

نسائی نے خصائص علی میں روایت دی ہے

أخبرنَا الْفضل بن سهل قَالَ حَدثنَا عَفَّان بن مُسلم قَالَ حَدثنَا أَبُو عوَانَة عَن عُثْمَان بن الْمُغيرَة عَن أبي صَادِق عَن ربيعَة بن ناجد ... يبايعني على أَن يكون أخي وصاحبي ووارثي ووزير

علی میرا بھائی ، وارث و وزیر ہے

إسناده ضعيف لجهالة ربيعة بن ناجذ، فإنه لم يرو عنه غير أبي صادق الأزدي

اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ ربيعة بن ناجذ مجہول ہے اور اس سے أبي صادق الأزدي کے سوا کوئی روایت نہیں کرتا

مسند احمد میں ایک دوسرے متن سے ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، خَرَجَ عَلِيٌّ بِابْنَةِ حَمْزَةَ، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَزَيْدٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ

تم مجھ سے ہو

مستدرک الحاکم میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعَتْنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ فَنَادَتْ: يَا عَمُّ، يَا عَمُّ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَنَاوَلْتُهَا فَاطِمَةَ، قُلْتُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا أَنَا وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، فَقُلْتُ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ: زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي» ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا» وَقَالَ لِي: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ ادْفَعُوهَا إِلَى خَالَتِهَا، فَإِنَّ الْخَالَةَ أُمٌّ» فَقُلْتُ: أَلَا تَزَوَّجُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ

الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ الْأَلْفَاظِ إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ مُخْتَصَرًا "

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ابْنَةُ عَمِّي وَأَنَا أَخْرَجْتُهَا، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي. وَكَانَ زَيْدٌ مُؤَاخِيًا لِحَمْزَةَ، آخَى بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ: " أَنْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَاهَا " وَقَالَ لِعَلِيٍّ: " أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي

اس پر محققین کا کہنا ہے کہ الحکم کا سماع مقسم سے صرف پانچ روایات پر ہے اور اس روایت پر اس کا سماع نہیں ہے - اسی سند سے مسند ابو یعلی میں ہے اور محقق حسین سلیم أسد کا حکم ہے : إسناده ضعيف اس کی اسناد ضعیف ہیں

علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا علی ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

اس کی سند میں راوی هبيرة بن يريم الشيباني ہے – امام بخاری نے ذکر کیا کہ یہ مختار کے ساتھ قتال کے لئے نکلا تھا اور مختار وہ کذاب ہے جس کا شیعہ امامیہ کے بر خلاف یہ دعوی تھا کہ امام زمانہ ابن حنفیہ بن علی ہیں نہ کہ حسن و حسین – یعنی یہ کیسانی تھا – دوم مختار کا دعوی تھا کہ اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں

تاريخ البخاري الصغير: قال أبو إسحاق: قتل إلى جانبي يوم الخازر، وفي الكبير: قال أبو نعيم: كان يجيز على الجرحى مع المختار.

الساجی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے – امام ابن معین و البرقی و ابی حاتم نے مجہول کہا ہے

ولما ذكره الساجي في جملة الضعفاء قال: قال يحيى بن معين: هو مجهول.

وذكره البرقي في شيوخ أبي إسحاق المجاهيل.

قال أبو حاتم الرازي: وسأله ابنه: يحتج بحديثه؟ قال: لا، هو شبيه بالمجهول.

وذكره أبو محمد ابن الجارود، وأبو بشر الدولابي، وأبو العرب في جملة الضعفاء.

الذہبی مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار میں کہتے ہیں

هبيرة بن يريم أبو الحارث مولى الحسين بن على وتوفى هبيرة سنة ست وستين وكان مع المختار وقتل المختار مصعب بن الزبير في سنة سبع وستين

تمام دروازے بند کر دیے جائیں

مستدرک الحاکم میں ہے

4631 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: «سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ» قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللَّهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنْ أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ چند اصحابِ رسولِ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد کی سڑک کی طرف کھلتے تھے۔ ایک دن رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام دروازوں کو سوائے علی کے دروازے کے بند کر دیا جائے۔ لوگوں نے اس پر چہ میگوئیاں کرنا شروع کر دیں۔ پس رسولِ اللہ منبر پر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ جب سے میں نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے ،اُس کے بعد سے کچھ لوگوں نے باتیں کی ہیں، اس کے بارے میں صحیح رائے نہیں رکھتے۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی دروازے کو اپنی طرف سے بند کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی کسی کے کھولنے کا حکم اپنی طرف سے دیا ہے، لیکن اللہ کی طرف سے مجھے حکم ملا اور میں نے حکمِ الٰہی کو جاری کر دیا ہے۔

سند میں مَيمون، أَبو عَبد اللهِ، مَولَى عَبد الرَّحمَن بْن سَمُرَة، القُرَشِيُّ ہے

قَالَ إسحاق، عَنْ عليٍّ: كَانَ يَحيى لا يُحدِّث عنه

امام یحیی القطان اس سے روایت نہیں کرتے تھے

وقال الإمام أحمد: عنده مناكير . وقال النسائي والحاكم أبو أحمد: ليس بالقوي- قال ابن معين: لا شيء

محدثین نے ذکر کیا کہ اس کے پاس منکر روایات تھیں – نسائی و ابو احمد نے کہا یہ قوی نہیں اور ابن معین نے کہا یہ کوئی چیز نہیں

علی سردار ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، أَنْبَأَ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، ثنا هِلَالُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُوحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٍ: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر علی کے حوالے سے الوحی ہوئی کہ علی کے بارے میں تین باتوں کی خبر دی گئی جو یہ ہیں کہ علی مسلمانوں کے سردار ہیں، متقین اور عبادت گزاروں کے امام ہیں اور جن کی پیشانیاں پاکیزگی سے چمک رہی ہیں اُن کے رہبر ہیں۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

4668 - أحسبه موضوعا – الذہبی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ گھڑی ہوئی ہے

علی کو دیکھنا عبادت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْقَارِيُّ، ثنا الْمُسَيِّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ»

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے

سند میں عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ کا سماع الْمَسْعُودِيُّ (عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبة) سے اختلاط کے بعد ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے

امام حاکم نے ایک دوسری سند بھی دی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْقَارِيُّ، ثنا الْمُسَيِّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

سند میں عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي جو مختلط ہو گئے تھے اور المسيب بن زهير الضبي مجہول الحال ہے

مستدرک حاکم میں تیسری سند ہے

حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْجُعْفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْعِجْلِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ " وَشَوَاهِدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ صَحِيحَةٌ

امام الذهبی کہتے ہیں روایت گھڑی ہوئی ہے لیکن راوی کا تعین نہیں کیا کہ کس نے گھڑی ہے بلکہ عمران سے منسوب روایت کے نیچے لکھا وَشَوَاهِدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ صَحِيحَةٌ اس کا شاہد ابن مسعود سے صحیح ہے

راقم کہتا ہے یہ تناقضات الذہبی میں سے ہے وہ اس متن کو موضوع لکھ چکے تھے - سند میں عبد الله بن عبد ربه العجلي مجہول ہے

علی باب علم ہیں

4637 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهَرَوِيُّ، بِالرَّمْلَةِ، ثنا أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ جو کوئی علم چاہتا ہے، وہ شہر علم کے دروازے سے آئے۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

4637 - بل موضوع بلکہ یہ گھڑی ہوئی ہے

فَقُلْتُ: بَلْ مَوْضُوعٌ، ثُمَّ قَالَ: وَأَبُو الصَّلْتِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، قُلْتُ: كَلا وَاللَّهِ بَلْ رَافِضِيٌّ غَيْرُ ثِقَةٍ

الذہبی نے کہا یہ متن موضوع ہے اور حاکم نے کہا وَأَبُو الصَّلْتِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، ہرگز نہیں بلکہ یہ تو رافضی غیر ثقہ ہے

اسی متن کی ایک اور روایت مستدرک میں ہے – سند ہے

4638 - حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ، مَا ذَكَرَهُ الْإِمَامُ أَبُو زَكَرِيَّا، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ، فَلْيَأْتِ الْبَابَ» قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، حَدَّثَنَاهُ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ الْحَاكِمُ: «لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ لِهَذَا الْعِلْمِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ فَهْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ حَافِظٌ» وَلِهَذَا الْحَدِيثِ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ

[التعليق - من تلخيص الذهبي] امام نے کہا أحمد بن عبد الله بن يزيد الحراني هذا دجال كذاب ہے

تیسرا طرق ہے

4639 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الْإِمَامُ الشَّاشِيُّ الْقَفَّالُ، بِبُخَارَى وَأَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ الْهَارُونِ الْبَلَدِيُّ، بِبَلَدٍ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ»

سند میں مجہول ہے – میزان از الذھبی میں ہے

عبد الرحمن بن بهمان حجازى. ما حدث عنه سوى عبد الله ابن عثمان بن خثيم. اس سے صرف عبد الله ابن عثمان بن خثيم روایت کرتا ہے - قال ابن المديني: لا نعرفه. اس کو نہیں جانتا

مستدرک میں چوتھا طرق ہے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَفَّالُ، ثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ هَارُونَ، بِبَلَدٍ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، سَمِعْتُ جَابِرًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا» الْحَدِيثُ.

وَتَمَامُهُ: «عَلِيٌّ إِمَامُ الْبَرَرَةِ، وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ» .

قَطَعَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، قُلْتُ: فَهَذَا كَذِبٌ، وَأَحْمَدُ دَجَّالٌ

میں الذھبی کہتا ہوں اس میں جھوٹ ہے اور راوی احمد بن عبد اللہ الحرانی دجال ہے

بھنا ہوا پرندہ اور علی

4650 - حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ الصَّفَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ الزَّيَّاتُ قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيَاضٍ

بْنِ أَبِي طَيْبَةَ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُدِّمَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْخٌ مَشْوِيٌّ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ» قَالَ: فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَةٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «افْتَحْ» فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا حَبَسَكَ عَلَيَّ» فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ آخِرَ ثَلَاثِ كَرَّاتٍ يَرُدَّنِي أَنَسٌ يَزْعُمُ إِنَّكَ عَلَى حَاجَةٍ، فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُ دُعَاءَكَ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

4650 - ابن عياض لا أعرفه

ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرغ بطور طعام پیش کیا گیا۔ آپ نے دعا فرمائی کہ پروردگار! ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں (تا کہ اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہو جائے)۔ پس تھوڑی دیر میں علی وہاں پہنچے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پروردگار! تو علی کو دوست رکھ ۔ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے اور آپ نے پیغمبر کے ساتھ وہ کھانا تناول فرمایا۔

الذہبی کہتے ہیں سند میں ابن عياض لا أعرفه ابن عیاض کو میں نہیں جانتا

قرآن علی کے ساتھ ہے

مستدرک حاکم میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفِيدُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي ثَابِتٍ، مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ عَائِشَةَ وَاقِفَةً دَخَلَنِي بَعْضُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ، فَكَشَفَ اللَّهُ عَنِّي ذَلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَاتَلْتُ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جِئْتُ أَسْأَلُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلَكِنِّي مَوْلًى لِأَبِي ذَرٍّ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا قِصَّتِي، فَقَالَتْ: أَيْنَ كُنْتَ حِينَ طَارَتِ الْقُلُوبُ مَطَائِرَهَا؟ قُلْتُ: إِلَى حَيْثُ كَشَفَ اللَّهُ ذَلِكَ عَنِّي عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ: أَحْسَنْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَأَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ هُوَ عُقَيْصَاءُ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

اُمِ سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر یہ دونوں مجھ تک آ پہنچیں گے۔

سند میں علي بن هاشم بن البريد کو كتاب ذكر أسماء من تكلم فيه وهو موثق میں امام الذھبی نے خود شيعي غال یعنی غالی شیعہ قرار دیا ہے - مزید اس عقيصاء، أبو سعيد التيمي میں ہے قال يحيى بن معين: ليس بشيء امام ابن معین نے کہا کوئی چیز نہیں لہذا یہ روایت قابل رد ہے

نبی کی جوتی سینے والا

مستدرک حاکم میں ہے

4621 - أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، ثنا أَبُو غَسَّانَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ابْنُ أَبِي غَرَزَةَ، وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا فَمَشَى قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ» فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ، قَالَ: «لَا» قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ، قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ» - يَعْنِي عَلِيًّا - فَأَتَيْنَاهُ فَبَشَّرْنَاهُ، فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں ،انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: بے شک تم میں وہ کون ہے جو قرآن کی تاویل (حکمِ باطن) پر جنگ کرے گا جس طرح میں نے قرآن کی تنزیل (حکمِ ظاہر) پر مشرکین سے جنگ کی تھی۔ ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ عمر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں ؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ شخص وہ ہے جو جُوتا مرمت کر رہا ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اُس وقت ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جوتا علی کو دیا تھا کہ وہ اُس کی مرمت کر دیں۔

قال أبو الفتح الأزدي نے راوی إسماعيل بن رجاء الزبيدي أبي إسحاق الكوفي کو منكر الحديث قرار دیا ہے – متن منکر ہے کیونکہ اسلام میں تاویل قرآن پر سب سے پہلی جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کی جب قبائل نے انکار قرآن کیا زکوات نہ دینے کا فیصلہ کیا اور ابو بکر نے اس پر ان پر ارتاد کا حکم جاری کیا

مجھے ہے حکم قتال

مستدرک حاکم میں ہے

4674 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ الْأَحْوَلُ، عَنْ عِقَابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ، وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ»

[التعليق - من تلخيص الذهبي] امام الذھبی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے - لم يصح

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے ناكثين (بیعت توڑنے والوں)، مارقين (خوارج) اور قاسطین کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

سند میں عِقَابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اہل سنت و اہل تشیع میں مجہول ہے – بعض نسخوں میں نام عتاب بن ثعلبة ہے لیکن یہ بھی مجہول ہے

میزان از الذھبی میں اس روایت کا ذکر اس طرح ہے

والإسناد مظلم، والمتن منكر.

اس کی اسناد اندھیرے میں ہیں اور متن منکر ہے

اس کا دوسرا طرق ہے

4675 - حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ غُرَابِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: «تُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ بِالطُّرُقَاتِ، وَالنَّهْرَوَانَاتِ، وَبِالشَّعَفَاتِ» قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَعَ مَنْ تُقَاتِلُ هَؤُلَاءِ الْأَقْوَامِ؟ قَالَ: «مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ»

سند میں عَلِيُّ بْنُ غُرَابِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ مجہول الحال ہے – بعض نے اس کو علي بن غراب أبو الحسن الكوفي سمجھ لیا ہے جو مدلس ہے اور اس کی کوئی دلیل بھی نہیں کہ یہ دونوں راوی ایک ہی ہیں

جو ان سے جنگ کرے

مستدرک حاکم میں ہے

4713 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: «أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ» هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ تَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَإِنِّي لَمْ أَجِدْ لَهُ رِوَايَةً غَيْرَهَا " وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ، فاطمہ ، حسن ، حسین سے فرمایا: میری اُس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے گا اور میری اُس سے صلح ہے جو تم سے صلح کرے گا۔

سند میں تلید بن سلیمان ہے

كذابٌ كان يشتم عثمان، وكل من شتم عثمان أو طلحة أو أحدًا من أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - دجَّال لا يكتب حديثه، وعليه لعنة الله والملائكة أجمعين".

* وقال ابن عديٌّ: يتبين على رواياته أنه ضعيفٌ.

* قال ابن الجوزي: "كان رافضيًا يشتم عثمان، وقال أحمد ويحيى كان كذّابًا". اهـ

* قال الحاكم: رديء المذهب، ومنكر الحديث، وكذَّبه جماعةٌ من العلماء. اهـ فضائل فاطمة/29

ابن معین کہتے ہیں یہ کذاب ہے

جو علی سے جدا ہوا

مستدرک میں ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْيَمَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ، طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

4657 - بل سعيد وعلي متروكان

ابی مریم ثقفی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عمار بن یاسر سے سنا، عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ (ص) سے سنا کہ رسول اللہ نے علی سے فرمایا: یا علی !سعادت مند و خوش بخت ہے وہ شخص جس نے تم سے محبت کی اور تمہاری تصدیق کی اور ہلاکت و بدبخت ہے وہ شخص جس نے تم سے بغض رکھا اور تم کو جھٹلایا۔

امام الذھبی نے کہا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، اور عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ دونوں متروک ہیں

اللہ ان سے رجس دور کرے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفِيدُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: " الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ،

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: 33] " هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

انس کہتے ہیں کہ چھ ماہ تک متواتر مدینہ میں رسول اللہ (ص) ہر روز صبح فجر تشریف لاتے اور فاطمہ کے گھر کے دروازے پر رُکتے اور فرماتے" الصَّلاۃ الفجر " اور پھر فرماتے: اے اہلِ بیت ! سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تم کو ایسا پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اسی طرح کا متن ابو حمرا سے بھی مروی ہے جس میں ہے کہ سات یا آٹھ ماہ تک مسلسل نماز فجر پر علی کے گھر جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے نماز ، نماز

اس روایت کے متن پر غور کریں تو اپ جان لیں گے یہ روایات تنقیص علی پر منبی ہے

دوسرا طرق ہے

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّحْمَةِ هَابِطَةً، قَالَ: «ادْعُوا لِي، ادْعُوا لِي» فَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَهْلَ بَيْتِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ» فَجِيءَ بِهِمْ فَأَلْقَى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ آلِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ» ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: 33] «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ» وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ أَنَّهُ عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلَى آلِهِ"

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

4709 - المليكي ذاهب الحديث

امام الذهبی نے حکم لگایا ہے کہ راوی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ ، علم حدیث سے نکلا ہوا راوی ہے

تیسرا طرق صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَهُمَا مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا مَعَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ: " {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: 33] «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک منقش کالی چادر اوڑھے نکلے ،پس حسین و حسن آئے ان کو اس میں داخل کیا پھر فاطمہ آئیں ان کو اس میں داخل کیا پھر علی آئے ان کو اس میں داخل کیا پھر کہا إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

اس متن کو امام احمد نے منکر میں شمار کیا ہے - ضعفاء العقيلي میں ہے

مصعب بن شيبة بن جبير بن شيبة بن عثمان العبدري المكي، الحجبي.

قال أحمد بن محمد بن هانىء: ذكرت لأبي عبد الله الوضوء من الحجامة، فقال: ذاك حديث منكر، رواه مصعب بن شيبة، أحاديثه مناكير، منها هذا الحديث، وعشيرة من الفطرة، وخرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وعليه مرط مرجل. «ضعفاء العقيلي

أحمد بن محمد بن هانیء نے کہا میں نے امام احمد سے حجامت پر وضو والی حدیث کا ذکر کیا تو امام احمد نے کہا یہ روایت منکر ہے اور اسی طرح حدیث کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک منقش کالی چادر اوڑھے نکلے

نوٹ : اہل تشیع میں مصعب بن شيبة مجہول ہے

چوتھا طرق وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ سے مروی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا فَلَمْ أَجِدْهُ، فَقَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَا وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَأَقْعَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذَيْهِ، وَأَدْنَى فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجِهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا وَقَالَ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ} [الأحزاب: 33] أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ قَالَ: «هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

مکمل قصہ فضائل صحابہ از امام احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ الْقَرْقَسَانِيُّ، قثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَشَتَمُوهُ، فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي: لِمَ شَتَمْتَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: رَأَيْتُ الْقَوْمَ شَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، آخِذًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ، حَتَّى دَخَلَ فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ، أَوْ قَالَ: كِسَاءً، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ} [الأحزاب: 33] ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ» .

شداد ابو عمار نے ذکر کیا کہ میں وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اوروہاں ایک قوم تھی ، پس علی کا ذکر ہوا اور ان پر شتم کیا گیا اور میں نے بھی شتم کیا ان کے ساتھ پس جب میں جانے کو کھڑا ہوا تو وَاثِلَةَ نے کہا اس شخص یعنی علی پر شتم مت کرو – میں نے کہا جب قوم نے علی پر شتم کیا تو میں نے بھی کیا پس وَاثِلَةَ نے کہا میں تم کو بتاتا ہوں جو میں نے دیکھا - میں نے کہا ضرور مجھ کو بتائیں پس وَاثِلَةَ نے قصہ ذکر کیا

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمَهُ مَعَهُمْ , فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

راقم کہتا ہے یہ سب شاذ و منکر ہے جو شداد ابو عمار نے ذکر کیا – اول قصے میں ہے کہ علی پر شتم کیا گیا لیکن وَاثِلَةَ نے نہیں روکا – ابو عمار بھی شامل حال رہے – یہاں تک کہ جب لوگ چلے گئے تو تب وَاثِلَةَ نے

سب خفیہ ابو عمار کو یہ سب بتایا – غور طلب ہے کہ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ چپ رہے – گویا ابو عمار نے وَاثِلَةَ پر تقیہ کی تہمت لگا دی اور پھر ایک صحیح حدیث چھپانے کے بھی مرتکب ہوئے اس کو بھی صرف ابو عمار کو ذکر کیا

محدثین نے ذکر کیا ہے کہ ابو عمار ارسال کرتا ہے اور جب اصحاب سے ملاقات نہ ہو ان کے حوالے سے بھی متن بیان کرتا ہے – راقم کہتا ہے یہ ارسال کا سبب ہے اور ابو عمار کا سماع وَاثِلَةَ سے منقطع سمجھا جائے

اسی راوی ابو عمار شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نے ایک او روایت میں ذکر کیا جو فضائل صحابہ امام احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْحَنَفِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، وَقَدْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَغَضِبَ وَاثِلَةُ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَزَالُ أُحِبُّ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَفَاطِمَةَ أَبَدًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ مَا قَالَ، قَالَ وَاثِلَةُ: رَأَيْتُنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَّلَهُ، وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِعَلِيٍّ فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ} [الأحزاب: 33] أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا، فَقُلْتُ لِوَاثِلَةَ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشَّكُّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ابو عمار نے کہا کہ میں نے وَاثِلَةَ کو کہتے سنا جب حسین کا سر (شام) آیا پس اہل شام کا ایک شخص وَاثِلَةَ سے ملا تو وَاثِلَةَ غضب ناک ہوئے اور کہا میں و اللہ علی ، حسن ، حسین ، فاطمہ سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا بعد اس کے میں رسول اللہ سے سن چکا ہوں جب وہ ام سلمہ کے

گھر میں تھے فرما رہے تھے .... رسول الله نے ان سب کو خیبر کی ایک چادر سے ڈھانک دیا اور پھر فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

یہ متن بھی منکر ہے جنگ خیبر سن 7 ہجری میں ہوئی اور سورہ احزاب کی یہ آیات بہت قبل نازل ہوئی تھیں - مورخین میں سے بعض کی تحقیق ہے کہ حسین کا سر کبھی بھی شام نہیں لے جایا گیا - اس روایات کے تحت علی و ال علی کو رجس سے پاک غزوہ خیبر کے بعد کیا گیا

ابن کثیر کا البدایہ میں موقف ہے

قُلْتُ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَمْ يَبْعَثْ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ إِلَى الشَّامِ

صحیح یہ ہے کہ حسین کا سر شام نہیں بھیجا گیا

نوٹ : اہل تشیع میں شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مجہول ہے

پانچواں طرق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: فِي بَيْتِي نَزَلَتْ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ} [الأحزاب: 33] قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: «هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

سند میں شريك بن عبد الله بن أبي نمر ہے - في «كتاب» ابن الجوزي: قال يحيى بن معين والنسائي: ليس بالقوي. امام ابن معین و نسائی اس کو ضعیف کہتے ہیں

سند میں عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار العدوي ہے

قال أبو زرعة الرازيُّ: ليس بذاك. "سؤالات البرذعي" صفحة 443.

وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سعيد، وفي حَدِيثِهِ عِنْدِي ضَعْفٌ.

علی سے محبت رکھے

4642 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، ثنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَوْتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

زید بن ارقم سے روایت ہے ،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اُس کی زندگی اور موت میری نسبت سے منسلک رہے اور وہ جنت جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اُسے نصیب ہو، اُس کو چاہیے کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے محبت رکھے کیونکہ وہ یقینا تمہیں ہدایت کے راستہ سے ہٹنے نہیں دیں گے اور یقینا گمراہی میں پڑنے نہیں دیں گے۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي] امام الذهبی کا حکم ہے

4642 - هو إلى الوضع أقرب – یہ روایت گھڑی ہوئی ہونے کے قریب ہے

علی سے بغض رکھنا نفاق ہے

عَنْ زَرِّبْنِ جَیْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: وَ الَّذِی فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَ بَرَیٔ النَّسَمَۃَ اِنَّہُ لَعَہِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اِلَیَّ اَنْ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنُ،وَ لَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنٰافِقٌ۔

زربن جیش کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اُس رب کی جو دانے کو کھولتا ہے اور مخلوق کو وجود میں لاتا ہے۔ رسول اللہ نے مجھ سے عہد کرتے ہوئے فرمایا: یا علی ! تم سے کوئی محبت نہ رکھے گا مگر سوائے مؤمن کے اور تم سے کوئی بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

عَنْ جابِرٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَ نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَ ھُوَ اٰخِذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ،اَلَسْتُمْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ تُحِبُّوْنِی ؟ قَالُوا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: کَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہُ یُحِبُّنِی وَ یُبْغِضُ ھٰذا۔

جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ہم بھی پہلے سے وہاں موجود تھے۔ آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرمایا: کیا تم یہ گمان نہیں کرتے کہ تم سب مجھ سے محبت کرتے ہو ؟ سب نے کہا: ہاں! یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے

کہ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ (محمد) سے محبت کرتا ہے لیکن اس علی سے بغض رکھتا ہے۔

متن پر کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ متن علی پر خاص نہیں – اصحاب شجرہ و مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم سے بغض منافق رکھتا ہے